کیا آپ کو معلوم ہے کہ

آپ کو — لذیذ ٹھنڈے مشروبات، اشیائے خوردنی، دیگر اشیائے استعمال اور ادویات میں "پیپسن" اور "الکحل" کھلائی اور پلائی جاتی ہے۔ (احمد صقر بیروت)
جبکہ — "الکحل" شراب کا جوہر ہے (مخزن الحکمۃ) پیپسن تندرست خنزیر، بچھڑے یا بھیڑ کے معدہ سے بنائی جاتی ہے (میٹریا میڈیکا)

اھلِ ایمان کے خلاف،
ایک خطرناک گھناونی

سازش
کا انکشاف

از قلم،
سید محمد سعید الحسن شاہ

ناشر: ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱/ب براستہ مانانوالہ فیصل آباد

Marfat.com

باسمہٖ و بعونہٖ و بفضلہٖ و بتوفیقہٖ تعالیٰ و برحمتہٖ و بوسیلۃ رسولہٖ الکریم

صلی اللہ علیہ و آلہٖ

و صحبہٖ و بارک و سلم

بسلسلۂ مطبوعات ادارہ حزب الاسلام

نام کتاب ——— سازش کا انکشاف

تحریر ——— سید محمد سعید الحسن شاہ

بار اول ——— ۱۹۸۸ء

تعداد ——— دو ہزار

ناشر: ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر ب برستہ مانانوالہ تحصیل و ضلع فیصل آباد

ضروری گزارشات

- خود مطالعہ کریں، سمجھیں، عمل کریں، دوسروں کو پڑھائیں، عمل کی ترغیب دیں۔
- اس کتاب کی خرید و فروخت اخلاقی جرم ہے۔
- بیرونی حضرات ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔
- اشاعت کے متمنی حضرات سیکرٹری نشر و اشاعت سے رابطہ فرمائیں

ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر ب برستہ مانانوالہ تحصیل و ضلع فیصل آباد سے رابطہ قائم فرمائیں

Marfat.com

نَحْمَدُ اللہِ تَعَالیٰ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُجْتَبٰی وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ دَائِمًا اَبَدًا - بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اُمتِ مُسلمہ کے ایک ادنیٰ سے فرد ہونے کی حیثیت سے میرا یہ دینی فریضہ ہے کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں سے اُن کی غیرتِ ایمانی کے نام پر اپیل کروں کہ وہ اپنے ایمان و ایقان کی دولت کو شیطان صفت لٹیروں سے محفوظ رکھیں اور کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ[لہ] پر عمل کرتے ہوئے حرام خوری سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

برادرانِ اسلام! شیطان کو بدر و حنین میں لگے ہوئے گھاؤ نہیں بھولے، اُسے معلوم ہے کہ اسلام کے جیالے سپوت اُس کی بچھائی ہوئی بساط کو کئی بار تہہ وبالا کر چکے ہیں۔ وہ نعلینِ مصطفےٰ کے شیدائیوں سے لرزہ براندام ہے۔ اُس کی تمنا ہے کہ وہ ان "پُراسرار بندوں" کے رُوحانی ارتقاء میں رُکاوٹ ڈال دے تاکہ ان کی ضربِ ایمانی اُس کے کلیجے کو پاش پاش نہ کر سکے، اور آج ابلیسِ لعین اپنے اِس گھناؤنے پروگرام میں کافی حد تک کامیاب بھی ہے۔ وہ مُسلمان کہ جن کا نام سُن کر بڑے بڑے جابر اور ظالم شہنشاہوں کے پتّے پانی ہو جایا کرتے تھے۔ آج خود دبکے بیٹھے ہیں، وہ مسلمان کہ جن کا بے کسوں و مظلوموں کے لیے فرحت و انبساط کا پیغام ہوا کرتا تھا، آج خود ظلم کی چکّی میں پس رہے ہیں اور شیطانی قوتیں اپنی کامیابی پر لُڈی ڈال رہی ہیں۔

کبھی تو یہ حال تھا کہ:

زمانہ خلافت میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نے ایک بار آپ کی خدمت میں دُودھ کی لسی پیش کی اور آپ نے خلافِ معمول بغیر تحقیق کے

لہ یعنی (اے مسلمانو!) تم ایک بہترین اُمت ہو جو لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو

Marfat.com

اُسے نوش فرمالیا، مگر طبیعت میں بے چینی سی پاکر غلام سے دریافت فرمایا "لسی کیسی تھی؟ کہاں سے لائے ہو؟" غلام نے عرض کیا کہ حضور میں زمانۂ جاہلیت میں کہانت[1] کیا کرتا تھا۔ آپ کی غلامی میں آنے سے قبل میں نے کسی کو کوئی بات بتائی تھی۔ آج مجھے اُس کے معاوضہ میں دُودھ ملا تھا، یہ اُس دُودھ کی لسی ہے، یہ سنتے ہی آپ سخت بے چین ہو گئے، فوراً اپنے حلق میں انگلی ڈالی اور قے کر دی مگر تسلی نہیں ہوئی، دوبارہ پھر کوشش کر کے جتنی بھی ہو سکی قے کی، حتیٰ کہ اتنی بار قے کی کہ حالت غیر ہو گئی لوگوں کو خدشہ پیدا ہو گیا کہ خدا نخواستہ اب تو ان کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر جائے گی۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے خلیفۃ الرّسول بس کیجیے، اب قے کی کوشش نہ کیجیے اَب تو آپ کے پیٹ میں کچھ بھی نہیں رہا، جو قے سے نکل سکے۔ تو فرمانے لگے: "مجھے ڈر ہے کہ اس لسی کا کوئی قطرہ میرے پیٹ میں نہ رہ گیا ہو۔" پھر رو پڑے اور کہنے لگے:

"اے اللہ تعالیٰ جو میری طاقت میں تھا، وہ مَیں نے کر دیا ہے، لیکن اگر اب بھی کوئی قطرہ پیٹ میں ہو تو مولیٰ تعالیٰ مجھے معاف فرما دے۔"

اللہ اکبر! اندازہ فرمایئے کہ کہانت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہیں کی تھی اور یہ کمائی بھی آپ نے نہیں کی تھی، بلکہ یہ سب فعل غلام کا تھا، مگر احتیاط و تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ شبہ والی چیز بھی شکمِ اقدس میں نہ رہنے دی۔ یہ ایک مثال محض آپ کی ایمانی قوت کو بیدار کرنے کے لیے دی ہے، ورنہ صحابہ کرام اور اہلِ بیت اطہار (کہ جن کے تقویٰ و طہارت کی گواہی خود قرآنِ کریم دے رہا ہے) رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور دیگر اہلِ ایمان کے بہت سے ایسے واقعات ہیں، جن کو سُن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اُن سب کے پیشِ نظر حضور سید الکونین ختم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ ارشاداتِ عالیہ تھے:

---

[1] یعنی غیب کی باتیں اٹکل پچّو لگا کر بتانا، یہ بات اسلام میں حرام ہے۔

Marfat.com

"جو شخص ایک کپڑا دس درہم میں خریدے، جس میں ایک درہم حرام
کا تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز مقبول نہیں فرماتا، جب تک کہ وہ کپڑا اس
جسم پر ہے۔" (مشکوٰۃ شریف)

نہ حرام خور کی نماز بھی قبول نہیں، بلکہ ایک بار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرماتے ہوتے فرمایا:

"ایک شخص لمبے سفر سے آیا ہو، پریشان بال، گرد آلود چہرہ لیے
ہی عاجزی سے ہاتھ اُٹھائے اور دعا مانگے) اور کہے: اے میرے
ب، اے میرے رب، حالانکہ اُس کا کھانا بھی حرام ہے، پینا بھی
رام ہے، لباس بھی حرام ہے، بھلا اُس شخص کی دُعا کس طرح قبول
سکتی ہے۔" (مشکوٰۃ شریف)

سوچیے! کہیں ہماری دُعاؤں کے قبول نہ ہونے کا سبب معاذ اللہ
ہی تو نہیں، کہیں ہم اپنی قبر کو جہنم تو نہیں بنا رہے؟ یہ اس لیے کہ میرے آقا و مولیٰ
متی وابی رُوحی وجسدی) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے:

"جنت میں وہ گوشت داخل نہ ہوگا جو کہ حرام سے پیدا ہوا ہو
ر ہر وہ گوشت جو حرام سے پیدا ہوا ہو، دوزخ اس کے زیادہ لائق
ہے۔" (مشکوٰۃ شریف)

احادیثِ مبارکہ عظیم الشان ذخیرہ سے صرف چند ایک احادیثِ مبارکہ
ے نقل کی ہیں کہ سمجھنے والے کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔

اب وہ لوگ جو چور بازاری کرتے ہیں، لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتے
سود کا کاروبار کرتے ہیں، رشوت دیتے اور لیتے ہیں، کم تولتے ہیں، کم ماپتے
شیاء میں ملاوٹ کرتے ہیں، بجلی یا ٹیکس چوری کر کے قوم و ملک سے غداری

Marfat.com

کرتے ہیں۔ خود سوچیں کہ وہ اپنی قبروں کو جنّت کا باغ بنا رہے ہیں یا جہنّم کا گڑ
یہ بیوی بچّے، یہ دوست احباب کہ جن کی خاطر آپ یہ سب کچھ کر رہے ہیں
حشر میں آپ کا بالکل ساتھ نہیں دیں گے۔

مکّار ابلیس کا ایک خطرناک داؤ

کچھ تو وہ لوگ ہیں جو مذکورہ بالا طریقوں سے حرام کھاتے ہیں اور کچھ
ہیں کہ جو بیچارے اپنے گمان میں کھاتے تو حلال ہیں، مگر نہیں جانتے کہ اس
میں حرام مِلا دیا گیا۔

شراب اور خنزیر

اہلِ اسلام کے نزدیک شراب اور خنزیر نجس ترین چیزیں ہیں۔ ایک
والے کو ان کے نام ہی سے گھِن آتی ہے، مگر ابلیس لعین کی مکاری دیکھیے کہ و
خنزیر کو اہلِ اسلام کے سامنے اس انداز سے پیش کر رہا ہے کہ مسلمان خوشی
اس روحانی زہر کو استعمال کر رہے ہیں۔ زیرِ نظر کتابچہ میں پہلے تو رسائل و اخبار
حوالہ سے اُن اشیاء کی نشان دہی کروں گا کہ جن میں اُمّ الخبائث شراب یا خن
اجزاء شامل ہوتے ہیں اور بعد میں شراب اور خنزیر (سوّر) کے حرام ہو
شرعی اور طبّی نقطۂ نظر سے کچھ بحث کروں گا تاکہ عوام النّاس ان کی حقیقت
حیثیت سے اچھی طرح باخبر ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں یہ ناچیز اپنے پروردگا
اُس کے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے تصدّق مدد کا خواست
ہے۔ ھُوَ اللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْر۔

Marfat.com

شراب کی آمیزش والے ماکولات ومشروبات

شراب اپنے معروف ناموں کے ساتھ عموماً عام اشیاء میں ملاکر نہیں بیچی جاتی، کا جزوِ مؤثر "الکحل" (ALKOHAL) اکثر وبیشتر انگریزی ادویات یا سیرپ وغیرہ میں حتیٰ کہ بعض گولیوں میں بھی ملایا جاتا ہے۔ طبی نقطۂ نظر سے "الکحل" ہے جو شراب کے اندر اثر رکھتی ہے اور جس شراب میں "الکحل" کی جتنی زیادہ ، شراب بھی اتنی ہی تیز ہوگی اور "الکحل" کی مقدار جس تناسب سے کم ہوگی، نے اثر کے اعتبار سے اسی قدر کمزور ہوگی، جیسا کہ آئندہ صفحات میں نقل گا۔

یافت طلب امر یہ ہے کہ ادویات میں ڈالی جانے والی دوائی "الکحل" (AL) وہی ہے جو شراب کا جوہر ہوتی ہے یا اس کے سوا کوئی اور دوائی (ME) "الکحل" کے نام سے معروف ہے۔ اگر شراب والی "الکحل" ہی ہے، تو یں اس پر پابندی لگنی چاہیے اور مسلمان سائنس دان صاحبان (ڈاکٹرز چاہیے کہ وہ اپنی قوتِ ایمانی کو بروئے کار لاتے ہوئے ادویات کو محفوظ (PR) کرنے کے لیے بطور جراثیم کش دوائی اس (الکحل) کا متبادل ایجاد لے سے اس کا متبادل ایجاد ہوچکا ہو تو ادویات ومشروبات میں وہی یا جائے، مثلاً سوڈیم بینزویٹ یا اسی قسم کی دوسری ادویات۔

یہ دوائی (الکحل) شراب والی "الکحل" نہیں، تو اس کی وضاحت قومی اخبارات ائد میں ایسی جلی سرخیوں کے ذریعے کی جائے کہ احتیاط پسند صارفین یح سکیں۔"

Marfat.com

خنزیر (سُوّر) کے اجزاء کی آمیزش والی اشیاء

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۸۸ء صہ ۸ کالم ۳

اسی طرح ماہنامہ ترجمان القرآن ۱۹۸۸ء میں اقتباس کی شکل میں "اُردو ڈائجسٹ"

حوالہ سے ایک خبر شائع ہوئی، جسے من وعن یہاں نقل کیا جاتا ہے :

"متحدہ عرب امارات کی حکومت نے پروفیسر احمد صقر دبئی (دبئی) کا

شائع کیا ہے، جس میں بڑی تحقیق کے بعد یورپ اور امریکہ کی اُن چیزوں کی ف

دی گئی ہے، جن میں خنزیر کے جسم کا کوئی نہ کوئی جزو ضرور شامل کیا جاتا ہے۔ا

میں صابن اور کریم کے علاوہ کھانے کی چیزیں مثلاً چاکلیٹ، بسکٹ، پنیر،

اور مشروبات شامل ہیں۔ مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے کہ وہ اس سلسلہ میں حس

الفاظ خاص طور پر نوٹ کریں اور جن چیزوں پر بھی یہ لکھے ہوں سمجھ لیں کہ ان میں

چربی اور گوشت شامل ہیں۔ یہ چیزیں ہرگز استعمال نہ کریں اور جسے استعما

اُس کے علم میں لائیں کہ یہ چیزیں حرام ہیں، جس دوکاندار کے پاس دیکھیں اس

جس سے اپیل کریں اور بتائیں کہ یہ چیزیں ہمارے دین میں حرام ہیں، ان کا

کرنا بھی حرام ہے۔

۱۔ پگ، ہاک، سوائن (PIG-HOG, SWINE) (خنزیر کو کہ

۲۔ پورک (PORK) سپورکل (SPORAKLE) ہیم (HAM)

بیکن (BECON) اور نمکین پورکر (PORKER) گوش

ہی کے مختلف نام ہیں۔

۳۔ لارڈ (LARD) خنزیر کی چربی کو کہتے ہیں۔

۴۔ جیلیٹن یا جیلو (GELLO) (GELTIN) ایک سیال

Marfat.com

زیادہ تر جز خنزیر کی کھال، ہڈیوں اور کھروں کا ہوتا ہے۔

۵-پیپسن (PEPSIN) ایک دوا ہے، جس میں خنزیر کا خون شامل ہوتا ہے۔

۶-ایل شارٹننگ (L-SHORTENING) یا اینیمل شارٹننگ یا

(ANIMAL SHORTENIN ایک تیل ہے جس میں عام طور پر کھانا پکایا جاتا

ہے۔ اس میں زیادہ تر خنزیر کی چربی یا ایسے جانوروں کی چربی ہوتی ہے جن کا جھٹکا

کر کے گوشت بنایا جاتا ہے۔

اشیائے خوردنی کی فہرست میں یہ اجزا شامل ہیں:

(۱) پرنس چاکلیٹ (PRINCE CHOCOLAT)

(۲) کریفٹ چیز (CRAFT CHEESE)

(۳) رے مارک چیز (RAMARK CHEESE)

ان دونوں کمپنیوں کے بنے ہوئے پنیر، خنزیر کے دودھ پیتے بچے کے معدے

سے بنائے جاتے ہیں۔

(۴) یورپ، اور امریکہ میں بنے ہوئے زیادہ تر بسکٹ، پیسٹریاں اور روٹیاں

خنزیر کی چربی سے تیار کی جاتی ہیں۔

(۵) پیپسی کولا مشروب میں پیپسن ملائی جاتی ہے۔

حسب ذیل استعمال کی چیزوں میں لارڈ یعنی خنزیر کی چربی شامل کی جاتی

ہے (LUX, CAMY, SOAP, AVERY SOAP.

SOAP LATA, SAIP GUARD

ZICT, BRYL CREAM, LISCAP.

بالوں کی کریم، یہ تمام چیزیں کولگیٹ (COLGATE) اور پام لیف

(PALAMLEAF) اسی طرح کولگیٹ اور برپن فوڈ (BURPEN FOOD)

Marfat.com

کے بنے ہوئے ٹوتھ پیسٹ میں بھی خنزیر کی چربی ہوتی ہے۔ سائنسی تحقیق سے یہ پتہ چلا ہے کہ سوائے خنزیر کے دیگر ہر جانور کی چربی جسمِ انسانی میں پگھل جاتی ہے، چنانچہ خنزیر کی چربی نسوانی لپ اسٹک میں ملائی جاتی ہے۔

وضاحت

جیسا کہ اوپر تحریر کیا جا چکا ہے کہ ہم نے یہ مضمون روزنامہ نوائے وقت لاہور، ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور اور ماہنامہ اُردو ڈائجسٹ لاہور کے حوالہ سے من وعن نقل کیا ہے، اس لیے ہم نہیں کہہ سکتے کہ پاکستان میں تیار ہونے والے مشروب پیپسی کولا، کوکا کولا یا اسی قسم کے دوسرے مشروبات میں خنزیر کے خون سے تیار ہونے والی دوائی پیپسن ملائی جاتی ہے یا نہیں، بلکہ چاہیے تو یہ تھا کہ غیر ملکی مشروبات تیار کرنے والی کمپنیاں اس خبر کی اشاعت کے فوراً بعد وضاحت پیش کرتیں کہ پاکستان میں تیار ہونے والے ان مشروبات میں پیپسن ملائی جاتی ہے یا نہیں اور اگر ان کمپنیوں نے وضاحت کی تھی اور ہماری نظر سے وہ وضاحت نہیں گزری، تو ہم گزارش کرتے ہیں کہ وہ اخبار یا اُس کا تراشہ یا اُس کی فوٹو سٹیٹ کاپی ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ رب براستہ مانانوالہ ضلع فیصل آباد کے نام بذریعہ رجسٹری ارسال کیا جائے تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس وضاحت کو شاملِ اشاعت کیا جا سکے۔

خشک دُودھ اور خنزیر کی چربی

مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۸۵ء کو روزنامہ "جنگ" لاہور کے صہ ۲، کالم ۶ پر ایک خبر شائع ہوئی، جس میں بتایا گیا کہ "شیر خوار بچوں اور بڑوں کے لیے جاپان اور مغربی ممالک سے درآمد کیے جانے والے خشک دُودھ میں سوّر کی چربی شامل ہوتی ہے سنگاپور کی مسلم مشنری کے جریدہ "وائس آف اسلام" میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق یہ بات ملائشیا کی صارفین کی ایسوسی ایشن نے بتائی ہے۔ ایسوسی ایشن نے ان

Marfat.com

الزامات کی تحقیقات کی تھی کہ خشک دُودھ میں سوٗر کی چربی ملائی جاتی ہے۔ اس امر کی شہادت ایم، ٹی گلیز کی لکھی ہوئی کتاب سے بھی ملتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ دُودھ کو خشک کرنے کے لیے سوٗر کی چربی استعمال کی جاتی ہے، مثال کے طور پر ۸۰۰ گرام خشک دُودھ میں ۱۲۰ گرام سوٗر کی چربی ہوتی ہے۔ اس ضمن میں ملائشیا کی ایسوسی ایشن نے سویڈن کے متعلقہ اداروں سے رابطہ قائم کیا، جنہوں نے تحقیقات کے بعد اس امر کی تصدیق کر دی۔ سویڈن کی مسلم ایسوسی ایشن کے سیکرٹری محمود الدیبی نے کہا ہے کہ اگر آپ کو بچوں کے لیے دُودھ کی تلاش ہے، تو آپ کو ایسا دُودھ نہیں ملے گا جس میں سوٗر کی چربی نہ ہو۔ جاپان میں بھی صارفین کی یونین نے اس کی تصدیق کی ہے۔"

اس خبر کی اشاعت پر لوگوں میں بے چینی پھیل گئی، کیونکہ اکثر لوگ اپنے بچوں کو ڈبے کا دودھ (یعنی خشک دُودھ) پلاتے ہیں۔ علاوہ ازیں پاکستان میں دیگر بہت سی چیزوں مثلاً بعض مٹھائیوں، آئس کریم، پیسٹری، نان اور ڈبل روٹی وغیرہ میں یہ بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ اس کی چائے بھی بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ مختلف افراد نے مطالبہ کیا کہ اس بات کی تحقیق کروائی جائے۔

مذکورہ بالا خبر کی اشاعت کے تقریباً ۱۶ ماہ بعد یعنی ۲ اگست ۱۹۸۶ء کو جناب وفاقی محتسب پاکستان کے حوالہ سے یہ خبر قومی اخبارات میں شائع ہوئی:

"مغربی ممالک سے درآمد کردہ خشک دُودھ میں سوٗر کی چربی موجود نہیں۔"

خبر کی پوری تفصیل ہم روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ ۲ اگست ۱۹۸۶ء کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں:

"اسلام آباد، یکم اگست (اپ پ) وفاقی محتسب کی جانب سے اخبارات میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کا سختی سے نوٹس لیے جانے کے ایک سال بعد وفاقی وزارتِ تجارت نے اعلان کیا ہے کہ مغربی ممالک سے درآمد شدہ خشک دودھ میں

Marfat.com

سوّر کی چربی کا کوئی جزُ شامل نہیں ہوتا۔ رپورٹ میں کہا گیا تھا خشک دُودھ میں سوّر کی چربی کا اہم جزُ لارڈ شامل ہوتا ہے۔ وزارت کے مطابق پاکستان میں گیارہ مختلف برانڈ کے خشک دُودھ درآمد کیے جاتے ہیں، جو ہالینڈ، جاپان، جرمنی، جنوبی کوریا اور کینیڈا سے آتے ہیں۔ ان ممالک میں پاکستانی سفارت خانوں نے تیار کنندگان سے وضاحت طلب کی تھی، جس پر بتایا گیا کہ ان کے تیار کردہ خشک دُودھ میں سوّر کی چربی کا کوئی جزُ شامل نہیں کیا جاتا۔ اس ضمن میں بنیاد ملائشیا کی صارفین کی تنظیم کے بیان پر تھی جن کا کہنا تھا کہ خشک دودھ مغربی ممالک میں تیار ہونے والے خشک، دُودھ میں سوّر کی چربی استعمال کی جاتی ہے۔ وفاقی محتسب سردار اقبال احمد خاں نے اس خبر کی اشاعت کے فوراً بعد اس کا سخت نوٹس لیا اور وزارتِ تجارت کو اس ضمن میں فوری تحقیقات کی ہدایت کی جس کے بعد چیف کنٹرولر برآمدات نے ان فرموں سے دُودھ کے فارمولے حاصل کیے، جن سے یہ رپورٹ درست ثابت نہیں ہوئی۔ پاکستان ڈیری ایسوسی ایشن نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ خشک دُودھ کی تیاری میں سوّر کی چربی کا جزُ "لارڈ" استعمال کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ اِدھر پی، سی، ایس، آئی، آر لیبارٹریز لاہور نے درآمدی خشک دُودھ کے نمونوں کا تجزیہ کیا ہے، جس کے بعد انہوں نے ان نمونوں میں بعض جانوروں کی چربی کی موجودگی کا پتہ چلایا ہے، تاہم وہ یہ طے نہیں کر سکے کہ یہ سوّر کی چربی کا جزُ ہے یا نہیں۔ پاکستانی سفارت خانوں نے بھی اس ضمن میں سب کچھ درست کی رپورٹ دی ہے، جس کے بعد وفاقی محتسب نے درآمدی خشک دودھ میں سُوّر کی چربی کی موجودگی کے بارے میں امکانات کو ختم کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہوسکی کہ خشک، دُودھ میں سُوّر کی چربی ہوتی ہے۔"

(روزنامہ نوائے وقت، لاہور)

اس تفصیلی خبر میں وفاقی محتسب، کے فیصلہ کے بعد قطعاً گنجائش نہیں رہ جاتی

Marfat.com

کہ پاکستان کا کوئی شہری دعویٰ کر سکے کہ خشک دُودھ میں سوٗر کی چربی ہوتی ہے؛ البتہ (P.C.S.I.R) لیبارٹریز کی رپورٹ ضرور غور طلب ہے (خط کشیدہ عبارت ملاحظہ ہو) یہ مانا کہ خشک دُودھ میں سُوٗر کی چربی نہیں ہوتی، بلکہ کسی دوسرے جانور کی چربی ہوتی ہے، مگر سوال یہ ہے کہ کیا خبر میں مذکورۃ الذکر ممالک (جاپان، ہالینڈ، جرمنی، کوریا وغیرہ) میں اسلامی طریقہ پر مسلمانوں سے ذبح کروایا جاتا ہے؟ یا پھر جھٹکا کیا جاتا ہے؟ ظاہر ہے کہ اُن ممالک میں جانوروں کو غیر اسلامی طریقہ سے قتل کیا جاتا ہے اور وہ جانور مُردار کے ضمن میں آتے ہیں، اُن کا گوشت اور چربی بھی سوٗر کی طرح حرام ہے۔ پھر ممکن ہے کہ وہ حرام جانور ہی کی چربی استعمال میں لاتے ہوں (P.C.S.I.R) لیبارٹریز کی رپورٹ کے مزید تجزیہ اور تحقیق کی ضرورت ہے کہ کیا واقعی دُودھ میں کسی (مردار) جانور کی چربی ہے یا پھر دودھ کی چکنائی ہے؟ امید ہے کہ اربابِ بست وکشاد اس ضمن میں فوری نوٹس لیں گے اور باشندگان اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کو حلال دودھ مہیا کریں گے۔

ٹوتھ پیسٹ میں سُوٗر کی چربی

قارئین کرام! آپ گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں کہ امریکی اور یورپی ممالک میں تیار ہونے والی ہونٹوں پہ لگائی جانے والی لپ اسٹک (سُرخی) اور ٹوتھ پیسٹ میں سُوٗر کی چربی ہوتی ہے۔ مغربی ممالک کے لوگ (یعنی غیر مسلم) سوٗر کا گوشت بھی کھاتے ہیں اور چربی بھی، اس لیے ان ممالک میں تیار ہونے والی اشیا میں اس کا پایا جانا کچھ اچنبے کی بات نہیں۔ انتہائی افسوس اور حیرت میں ڈوب جانے کی بات تو یہ ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل کیے ہوئے ملکِ عزیز پاکستان میں ٹوتھ پیسٹ تیار کرنے والی بعض کمپنیاں بھی سُوٗر کی چربی استعمال کرتی ہیں۔ اس بات کے ثبوت میں روزنامہ "نوائے وقت" لاہور مورخہ ۷ اگست ۱۹۸۶ء کے کالم "سرِ راہے" سے ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے۔ پڑھیے اور

Marfat.com

ضمیر فروشوں کے فعلِ قبیح پر آنسو بہائیے اور دیکھئے کہ حصولِ دولت کی خواہش نے نام نہاد مسلمان کو کس قدر اندھا کر دیا ہے۔

"پاکستان میں مسلسل آٹھ نو برس تک اسلام نافذ کرنے کا غلغلہ رہا ہے ممکن ہے کہ اس ضمن میں کوئی چھوٹا موٹا کام بھی ہوا ہو، لیکن ستم ظریفی کی انتہا ہے کہ اس ملک میں سُوّر کی چربی" درآمد کرنے والے تاجر بھی موجود ہیں۔ ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے سال سُوّر کی چربی کی درآمد پر ۳۳ لاکھ روپے صرف ہوئے اور جب اخبارات میں اس خبر پر تعجب و افسوس کا اظہار کیا گیا اور اسے ملک و قوم کی پیشانی غیرت پر ایک بڑا داغ قرار دیا گیا، تو اس سال بھی چار لاکھ روپے سے کچھ اوپر کی چربی درآمد کی گئی۔ تنو بھمبو کرنے کرنے والوں کا کہنا ہے کہ خشک دودھ میں تو چربی کی ملاوٹ کا امکان ہی نہیں، البتہ ملک میں ٹوتھ پیسٹ بنانے میں اس کے استعمال کی نفی نہیں کی جا سکتی، لیکن سوال تو یہ ہے کہ ایک اسلامی ملک میں سُوّر کی چربی کی درآمد کیا معنی؟ اور درآمد کی اجازت دینے والے کون بزرگ ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ جو لوگ از روئے اعتقاد سوّر کو قابلِ احترام درجہ دیتے ہیں، وہی لوگ اس کی درآمد کے مرتکب ہوں، لیکن جو لوگ سرکاری ریکارڈ مرتب کرنے اور رکھنے کے ذمہ دار ہیں، ان کے اندراج میں "سُوّر کی چربی" کا اندازہ ہے اور جو لوگ اس کی درآمد کی اجازت دیتے ہیں، خیر سے وہ بھی مسلمان ہی ہیں، پھر اس کا سدِ باب کیسے ممکن ہے؟ کیا قومی غیرت و حمیت اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ جو شے نصِ قطعی سے حرام ہے، چند روپوں کے منافع کی خاطر اس کو تجارت کی حد تک حلال قرار دے لیا جائے اور بعض مصنوعات میں اس کے استعمال کی اجازت بھی ہو ع

تفو بر تو اے چرخِ گرداں تفو!" ("نوائے وقت" لاہور)

محترم قارئینِ کرام! میں نہیں جانتا کہ شاید میری یہ آواز صدا بصحرا ثابت ہو۔ ویسے بھی نقار خانے میں بھلا طوطی کی آواز پر کون کان دھرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میری ان

Marfat.com

گزارشات ومندرجات کو کوئی ذمہ دار شخص پڑھے اور کوئی اہمیت دیئے بغیر ردی کی ٹوکری میں ڈال دے، مگر میں آپ سے خدا اور رسول کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ خدارا اپنے اوپر زیادتی نہ فرمائیے، میرے آقا و مولیٰ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادِ گرامی کے اس مفہوم کو ذہن میں رکھیے کہ" جس کے شکم یا جسم پر حرام ہے، اُس کی نماز و دُعا بھی قبول نہیں اور جسم کا جو حصّہ حرام سے بنا، وہ جنت میں جانے کے لائق نہیں، جہنم کی آگ ہی اُس کے لیے سزاوار ہے" آپ خود بھی بچیں اور جہاں تک ہو سکے آتشِ جہنم سے اپنے احباب کو بھی بچائیے۔ اگر آپ اپنے ذہن پر بوجھ محسوس نہیں کرتے، تو ورق پلٹیے —— اور آئندہ صفحات میں سُور اور شراب کی شرعی، عقلی اور طبی نقطۂ نظر سے حیثیت اس کے ساتھ ساتھ مغربی تہذیب کے پروردہ شاہکاروں کے اخلاق کے نمونے بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ پتہ چلے کہ بے حیا اور بے غیرت جانور (سؤر) کا گوشت کھانے والوں کے اپنے حیا کا کیا معیار رہ جاتا ہے؟

اسلام دینِ فطرت ہے، اس کے تمام تر اصول و قواعد فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہیں۔ اسلام میں کسی بھی شے کی حلّت یا حُرمت محض اٹکل پچو یا قیاس آرائی کے ساتھ نہیں، بلکہ ناقابلِ تردید ٹھوس دلائل پر رکھی گئی ہے، چونکہ خلّاقِ عالم جل شانہٗ اپنی مخلوق کی سرشت و مزاج سے خوب واقف ہے، اس لیے اس نے اشرف المخلوقات (انسان) کی غذا پر کچھ پابندیاں عائد فرما دیں۔ اسے ایسی خوراک کھانے سے سختی کے ساتھ روک دیا جو کہ اس کی رُوح یا جسم کے لیے نقصان دہ تھی۔ ارتقاءِ رُوحانی اور جسمانی میں حائل ہونے والے مشروبات و ماکولات میں شراب اور خنزیر بھی شامل ہیں۔

شراب

اسے عربی میں "الخمر" اُردو میں "شراب" گجراتی میں "دارو" بنگلہ میں "مد" سندھی میں "داروں" انگریزی میں "سپرٹ"[۱] (SPIRT) عاشق مزاج اہلِ فارس اسے "دُختِ[۲] رز" کہتے ہیں اور اہلِ ایمان

---

[۱] کتاب المفردات خواص الادویہ [۲] مخزن الحکمۃ

Marfat.com

اسے اُمّ الخبائث کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

یہ ایک نشہ آور سیال مادہ ہے۔مختلف اجزاء کے لحاظ سے اس کی بہت سی قسمیں ہیں؛ چنانچہ بعض کتب میں شراب کی مختلف اقسام کی تعداد چھتّیس تک تحریر ہے تاہم ساخت کے لحاظ سے اس کی تین قسمیں ہیں؛

۱۔ "بیئر" اس میں جزوِ اعظم جَو وغیرہ ہوتے ہیں۔

۲۔ "وائن" : اس قسم میں انگور وغیرہ جزوِ اعظم ہوتے ہیں

۳۔ "سپرٹ" : یہ مقدم الذکر دونوں اقسام کو کشید یا مقطر کر کے بنائی جاتی ہے جو کہ بسبب زیادتی "الکحل" کے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ شراب میں جُزوِ فعال "الکحل" ہوتا ہے۔ اِس کی مقدار مختلف اقسام میں مختلف ہوتی ہے۔ ذیل میں بعض اقسام خمر اور اُن میں "الکحل" کی مقدار درج کی جاتی ہے؛

معروف نام	الکحل فی صد	معروف نام	الکحل فی صد
ٹیبل بیئر	۲ فی صد	شیری	۲۰ فی صد
معمولی بیئر	۴ "	کاگ نیگ	۴۷ "
خالص سائی ڈر	۵ "	جن	۵۲ "
پورٹ	۶ "	برانڈی	۵۳ "
سٹوٹ	۵ "	وِسکی	۵۴ "
انگلش ایل	۶ "	رم	۵۴ "
شیم پن	۱۱ "	ڈیمی رارارم	۷۹ "
پیری	۷ "	سپرٹ	۶ "
ہاک	۱۲ "	خالص الکحل	۹۹ "

ف جن ادویات میں الکحل شامل ہوتا ہے، گویا اُن میں شراب کا جوہر شامل ہوتا ہے۔

Marfat.com

شراب انگور، کیلا، جو، گندم، گنا، سیب وغیرہ اشیا کہ جن میں شیرینی اور اجزائے نشاستہ موجود ہوتے ہیں، اُن سے بنائی جاتی ہے۔ اس کی اکثر اقسام مزاج کے لحاظ سے گرم خشک منشی ہوتی ہیں۔

شراب دینی نقطۂ نظر سے

شراب حرام ہے یعنی اس کا پینا بھی حرام ہے، اس کا جسم پر ملنا بھی حرام ہے۔ شراب کی حرمت آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ (صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وسلم دائماً ابداً) سے ثابت ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

ترجمہ آیاتِ قرآنیہ بسلسلۂ خمر

(۱) "تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں، تم فرماؤ کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے، اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں، تم فرماؤ جو فاضل بچے۔"[۱] (البقرہ آیت ۲۱۹)

(۲) "اے ایمان والو! شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں، شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں، اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے روکے، تو کیا تم باز آئے اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہشیار رہو، پھر اگر تم پھر جاؤ، تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔"[۲] (المائدہ، آیت ۹۰ تا ۹۲)

(۳) "اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔"[۳] (النساء، آیت ۴۳)

---

[۱]، [۲]، [۳] کنز الایمان

Marfat.com

احادیثِ مُبارکہ

۱۔ ”حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے تبع کے متعلق سوال کیا گیا۔ فرمایا وہ شہد کی نبیذ ہے۔ ہر وہ پینے کی چیز جو نشہ لائے، وہ حرام ہے۔“ ؎۱

۲۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے، جس نے دنیا میں شراب پی اور اس پر مداومت کی اور مرگیا، تو وہ آخرت میں اُسے نہیں پیئے گا۔“ ؎۲

۳۔ ”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس وقت شراب حرام ہوئی ہم انگوروں کی شراب بہت کم پاتے تھے اور اکثر ہماری شراب کچّی اور خشک کھجوروں کی تھی۔“ ؎۴

۴۔ ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: شراب ان دو درختوں سے بنائی جاتی ہے، یعنی کھجور اور انگور۔“ ؎۵

۵۔ ”حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ممبرِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر چڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا کہ شراب کی حرمت نازل ہوئی ہے اور وہ پانچ چیزیں ہیں جن سے شراب بنتی ہے، انگور، کھجور، گندم، جَو اور شہد ہے اور وہ شراب ہے جو عقل کو ڈھانپ دے۔“ ؎۶

۶۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی یمن سے آیا، اُس نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے شراب کے متعلق دریافت کیا، جو اُن کے ہاں (یعنی یمن میں) پی جاتی تھی، وہ جوار سے بنتی تھی، اُس کو مزر کہتے تھے۔ حضور

؎۱ صحیح بخاری، صحیح مسلم ؎۲ وہ شرابًا طہورًا کبھی نہیں پی سکے گا (واللہ تعالیٰ ورسولہٗ اعلم)
؎۳ صحیح مُسلم ؎۴ صحیح بخاری ؎۵ مسلم شریف ؎۶ بخاری شریف۔

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا وہ نشہ آور ہے؟ اس نے کہا ہاں!
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر نشہ آور شراب حرام ہے۔ بے شک
اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو نشہ آور شے پیئے گا، اُسے طینۃ الخبال پلایا جائے گا۔
صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، طینۃ الخبال کیا ہے؟
(آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ یاد فرمایا) دوزخیوں کے زخموں
کی پیپ۔" [1]

شرابِ بطورِ دواء

(۷) حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ طارق بن سوید نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا: آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے (استعمال کرنے سے) منع فرمایا۔ اُس نے عرض کیا، ہم اسے بطورِ دوا بناتے ہیں۔ فرمایا: وہ دوا نہیں، بلکہ بیماری ہے۔" [2]

حکایت

مزید احادیث مبارکہ نقل کرنے سے قبل ایک عبرت ناک واقعہ نقل کرتا ہوں تاکہ شراب بطورِ دواء استعمال کرنے والے اپنے انجام سے باخبر ہوں۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک شاگرد تھا میں اُس کے پاس گیا، تو وہ قریب المرگ تھا، میں نے اُسے کلمہ شہادت کی تلقین کی مگر اُس کی زبان کلمہ نہ پڑھ سکی۔ میں نے بار بار کوشش کی، مگر وہ کلمہ شریف نہ پڑھ سکا، بلکہ اُس کی زبان سے نکل گیا کہ "میں اس سے بیزار ہوں" (العیاذ باللہ) فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بات کا مجھے بڑا دکھ ہوا اور میں روتا ہوا اُس کے مکان سے باہر نکل گیا، اس شخص کے مرجانے کے کچھ دیر بعد میں نے

---

[1] مُسلم شریف [2] مسلم شریف

Marfat.com

اُسے خواب میں دیکھا کہ اُسے آگ میں گھسیٹا جا رہا ہے۔ اُس کے تن بدن کو آگ لگی ہوئی ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ تیرا نورِ ایمان کہاں گیا؟ اُس نے جواباً کہا اُستاد مجھے ایک بیماری لاحق ہوئی، میں ایک طبیب کے پاس گیا۔ اُس نے کہا کہ تو شراب پیا کر۔ اگر تو شراب نہ پیئے گا تو تیری یہ بیماری نہ جائے گی؛ چنانچہ مَیں نے بیماری سے بچنے کے لیے شراب نوشی شروع کر دی، جس کا صِلہ جو مجھے ملا ہے، وہ آپ کے سامنے ہے۔ (زواجر)

۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، جس نے شراب پی، اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر اگر وہ توبہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔ اگر وہ دوبارہ لوٹے (یعنی شراب پیے)، تو اللہ تعالیٰ چالیس دن اس کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر اگر وہ توبہ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔ اگر وہ پھر لوٹے (یعنی شراب پیے) چوتھی بار اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ اگر توبہ کرے تو اُس کی توبہ قبول نہیں فرماتا اور اُس کو دوزخیوں کی پیپ کی نہر سے پلائے گا۔ [1]

شراب سے توبہ کرنے والا

۹۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھ کو کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور میرے پروردگار عزوجل نے باجوں، مزامیر، بُتوں اور صلیبوں اور امرِ جاہلیت کے مٹانے کا حکم دیا اور میرے عزت و بزرگی والے پروردگار نے قسم اُٹھائی ہے کہ مجھ کو میری عزت کی قسم، میرے بندوں میں سے کوئی بندہ شراب کا

---

[1] ترمذی، نسائی ۱۲

Marfat.com

نہیں پیے گا، مگر یہ کہ میں اسے اتنی کی مقدار میں پیپ (صدید) پلاؤں گا
ایسا نہیں کہ جو اسے میرے خوف کی وجہ سے چھوڑے گا، مگر یہ کہ میں اُسے
حوضوں (یعنی حوضِ کوثر اور دوسرے جنتی حوض) سے پلاؤں گا۔" [۱]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، جوا کھیلنے والا،
جتلانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔" [۲]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے
شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا اور سحر (جادو) کا یقین کرنے والا۔ [۳]

۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
وسلم نے فرمایا: ہمیشہ شراب پینے والا اگر مر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے
نے والے کی مانند ملاقات کرے گا۔ [۴]

زواجر میں ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: زانی
کرتا ہے، تو ایمان والا نہیں ہوتا اور چور جب چوری کرتا ہے تو ایمان والا
ہوتا اور جب شرابی شراب پیتا ہے، تو وہ صاحبِ ایمان نہیں ہوتا [۵]
مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یا تو نورِ ایمان کا ضائع ہو جانا
ایمانِ کامل کا نہ ہونا ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

معاذاللہ ماں سے بدکاری

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

---

[۱] امام احمد [۲] مشکوٰۃ بحوالہ دارمی [۳] مسند امام احمد [۴] مسند امام احمد [۵] رواہ الشیخان

Marfat.com

میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شراب کے بارے میں دریا
تو آپ نے فرمایا: (ترجمہ) یعنی یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے اور یہ تمام فحاشیوں
کی ماں ہے۔ جس نے شراب پی، اس نے نماز چھوڑی اور اپنی ماں یا اپنی خا
اپنی پھوپھی کے ساتھ بدکاری کی۔ (زواجر جلد دوم)

معاذ اللہ تعالیٰ ثم معاذ اللہ تعالیٰ! وہ کون دیوث اور بے غیرت ہوگا
برداشت کرلے گا کہ اسے اپنی ماں، خالہ یا پھوپھی سے بدفعلی کرنے والا کہا
اور وہ کون تیرہ بخت ہوگا جو مذکورہ حدیث شریف پڑھنے کے باوجود شراب
اور شراب نوشی سے توبہ نہ کرے گا۔

شراب کے شکاری

اس ام الخبائث کے ضمن میں حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دس شخص
پر لعنت فرمائی: (۱) بنانے والا (۲) بنوانے والا (۳) اٹھا کر لانے وا
منگوانے یا سنبھالنے والا (۵) پینے والا (۶) پلانے والا (۷) بیچنے وال
اس کی قیمت استعمال میں لانے والا (۹) خریدنے والا (۱۰) جس کے لیے خر
گئی ہے۔ (زواجر بحوالہ ترمذی، ابن ماجہ)

شراب کے حرام ہونے کا واقعہ

شراب کی تاریخ تقریباً اتنی ہی پرانی ہے، جتنی کہ انگور کی کاشت۔ کت
تواریخ و طب سے پتہ چلتا ہے کہ انگور کی کاشت حضرت نوح علیہ السلام سے
پہلے ہوئی اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر تشریف
لائے، تو ساتھ یہ پھل بھی آگئے جیسے کہ بعض کتب میں مذکور ہے۔ کتب تواریخ
مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ زمانہ قدیم ہی سے شراب نوشی عروج پر رہی۔ موجود پائی

Marfat.com

شراب نوشی کا ذکر ملتا ہے، بلکہ بائیبل کے عہد نامہ جدید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
معجزہ ہی (معاذ اللہ تعالیٰ) پانی کو شراب بنا کر پلوانا ہے۔ رسولوں کے اعمال،
) میں تو شراب نوشی کا حکم دیا گیا ہے، حالانکہ یہ سب تحریف ہے اور نفس پرستوں
اور محض اپنی خواہشاتِ نفسانیہ کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات
ہے۔

خطۂ عرب میں ظہورِ اسلام سے قبل بہت کثرت سے شراب نوشی کی جاتی تھی،
بچوں کو گھٹی میں بھی عموماً شراب ہی دی جاتی تھی، مگر اس شدت سے اس کی حرمت
نہیں کیا گیا تھا، اس لیے پرہیزگار قسم کے لوگ تو شروع سے ہی نہیں پیتے تھے
مسلمان شراب نوشی کر لیتے تھے، پھر بتدریج شراب کو حرام قرار دے دیا گیا۔[1]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں (شراب حرام ہونے کے دن)
ہاں "فضیخ" شراب کے سوا اور کسی قسم کی شراب نہ تھی۔ پس میں کھڑا ہوا ابو طلحہ
فلاں کو "فضیخ" پلا رہا تھا کہ اتنے میں ایک آدمی آکر کہنے لگا تمہیں کچھ خبر بھی ہے؟
نے کہا کس چیز کی؟ اس نے کہا کہ شراب حرام کر دی گئی۔ یہ سب بولے اے
(شراب کے) پیالوں کو زمین پر پھینک دو، اس شخص کے خبر دینے کے
نے شراب کی بابت کچھ دریافت نہ کیا اور نہ ہی نافرمانی کی۔[2]

تفسیر نعیمی میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس دن
گھر مسلمانوں کی دعوت تھی، شراب کا دور چل رہا تھا۔ ہمارے گھر میں بہت
شراب کے تھے کہ اچانک منادی کی آواز کان میں آئی۔ میرے والد نے کہا
سن کر تو آ، یہ کیسی منادی ہے؟ میں نے واپس آکر بتایا کہ شراب حرام ہونے

---

[1] ب کے بتدریج حرام ہونے کے تفصیلی واقعات کا مطالعہ فرمانا ہو تو ملاحظہ فرمائیے تفسیر روح المعانی
تفسیر مظہری جلد ۱، تفسیر نعیمی جلد ۲، تفسیر حسینی جلد ۱، خزائن العرفان، نور العرفان وغیرہم۔

[2] ی شریف ۱۲

Marfat.com

کی منادی ہورہی ہے۔ یہ سُن کر اہلِ مجلس کی حالت یہ ہوگئی کہ جس کے ہاتھ میں جام
وہیں پٹک دیا، جو مٹکے سے شراب اُنڈیل رہا تھا، اُس نے وہیں پیالہ توڑ دیا، جس
میں تھی، اُس نے کلّی کردی، جو مُنہ تک پیالہ لے گیا تھا، اُس نے وہیں سے واپس کرلیا
نے ڈنڈے سے مارے مٹکے توڑ دیئے۔ اُس دن مدینہ منوّرہ کی گلیوں میں بارش کی
طرح شراب بہتی تھی، سُوکھ جانے کے بعد بھی کئی ماہ تک زمین سے شراب کی بُو آتی

ع مصطفےٰ تیری صَولت پہ لاکھوں سَلام

سُبحان اللہ! ایسی (فوری اور مکمل) اطاعت کی دُنیا میں مثال نہ ملے گی
پارہ دوم) ایمان اسی چیز کا نام ہے کہ عقل و خرد کے چراغ گُل کر کے حکمِ مصطفےٰ صلی
علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دو۔

خزائن العرفان میں ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
اگر شراب کنوئیں میں گر جائے، پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے، تو میں اس پر اذان
اگر دریا میں شراب ڈال دی جائے، تو پھر دریا خشک ہو کر اس میں گھاس پیدا ہو تو
میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں گا۔ اللہ اکبر! گناہ سے کِس قدر نفرت ہے (اللہ
ہمیں بھی ان کی اتباع نصیب کرے)

فقہی مسائل [1]

انگوری شراب اور تاڑی وغیرہ مطلقاً حرام ہیں، ان
قطرہ بھی پینا جائز نہیں [2]۔ انگوری شراب اور دیگر نشہ
رقیق اشیاء میں چند فرق ہیں: (۱) شراب انگوری قطعی حرام ہے، اُس کا منکر کافر
(۲) اس کا کسی طرح بھی استعمال جائز نہیں، جسم پر اس کی مالش بھی نہیں کر سکتے (۳)
تجارت بھی حرام ہے (۴) اس کی کوئی قیمت نہیں، یعنی اس کو ضائع کرنے والے یا
کرنے والے پر تاوان واجب نہیں (۵) یہ نجاستِ غلیظہ ہے (۶) اس کے پینے والے

---

[1] اس جگہ صرف فقہ حنفیہ کے مطابق کچھ مسائل نقل کیے جا رہے ہیں [2] شامی کتاب الاشربہ

Marfat.com

رے جائیں گے، اگرچہ نشہ کی حد سے کم ہی پیئے[۱] انگوری شراب کے سوا باقی شرابیں بھی حرام ہیں یعنی اُن شرابوں کا پینا بھی حرام ہے لیکن ان کی تجارت کو فقہاء کرام نے صرف اس لیے جائز قرار دیا ہے کہ یہ پینے کے سوا دیگر کاموں میں استعمال کی جا سکتی ہیں مثلاً پالش وغیرہ بنانا یا زخموں کے لیے مرہم بنانا وغیرہ۔[۲] مسئلہ: خمر (انگوری شراب) کو جانوروں کے زخم پر بھی بطورِ علاج لگانا جائز نہیں[۳]۔ مسئلہ: کافر یا بچّہ کو شراب پلانا بھی حرام ہے، اگرچہ بطورِ دوا پلائے اور گناہ اسی پلانے والے کے ذمہ ہے[۴]۔ مسئلہ: خمر (انگوری شراب یا کھجوری) کے سوا دیگر (مثلاً گندم یا جَو) کی شراب کے تلف کرنے پر ضمان لیا جائے گا۔[۵]

شراب طبّی اور عقلی نقطۂ نظر سے

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا اور اسے عقلِ سلیم سے نوازا۔ اگر یہ وجود اس کے بھی اپنے جسم و روح کے نفع و نقصان کو محسوس نہ کرے، تو پھر اس میں اور بہائم میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔ شراب نوشی سے نہ صرف رُوحِ انسانی پراگندہ ہوتی ہے بلکہ جسمِ انسانی پر بھی شراب نوشی کا تباہ کن اثر پڑتا ہے۔

طبِ جدیدہ کے مطابق یہ اُمّ الخبائث شراب خانہ خراب نہایت مضرِ صحت ہے۔ شراب معدہ میں ایک قسم کی خراش اور سوزش پیدا کرتی ہے، جس سے معدہ اور امعاء کی لعاب دار جھلی موٹی اور درشت ہو جاتی ہے اور اس کے فعل میں فتور واقع ہو جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں بدہضمی، دست، پیچش وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔ معدہ سے جب بذریعہ ماساریقا جذب ہو کر شراب جگر میں جاتی ہے تو اس پر بھی تحریک کا اثر کرتی ہے۔ آخر کار

---

[۱] شامی کتاب الاشربہ، تفسیراتِ احمدیہ، سورۃ مائدہ، تفسیرِ نعیمی پارہ [۲] تفسیر نعیمی پارہ دوم
[۳] فتاویٰ عالمگیری [۴] بہارِ شریعت [۵] تفسیر مظہری

Marfat.com

جگر کی بار یک ساخت ضائع ہونے لگتی ہے اور جگر سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے اور اس کے
معمول کے فعل میں خلل پیدا ہو جاتا ہے، چنانچہ ورم جگر، دبیل جگر، یرقان، استسقا، ذیابیط
وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔ دل اور شرائین پر بھی شراب کا بہت برا اثر پڑتا ہے؛ چنانچہ دل
دھڑکنے لگتا ہے، اس کی حرکات بے قاعدہ ہو جاتی ہیں۔ بعض اوقات دماغی شریانیں پھٹ
جاتی ہیں اور مرض سکتہ ہو کر انسان مر جاتا ہے۔ شراب کے اثرات گردے بھی خراب ہو جاتے
ہیں اور دماغ پر تو نہایت ہی برا اثر پڑتا ہے . . . . متواتر شراب نوشی سے بہت سے
دماغی امراض، مثلاً ہذیان، نسیان، دردِ سر، دوار، لقوہ، فالج، مالیخولیا، جنون، صرع
(مرگی)، رعشہ، سکتہ وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ یورپ کے نامور ڈاکٹروں کا محققہ قول ہے کہ
شرابی والدین کی اولاد ضعیف و نحیف اور مختلف امراض میں مبتلا ہونے کے لیے مستعد
رہتی ہے۔ نیز ان کے بچے بھی امراضِ دماغی مثلاً مرگی، جنون، استسقاء دماغ اور امراض
شش مثلاً سل اور دق وغیرہ میں نسبتاً زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ [1]

شراب خانہ خراب چہرہ کی خوبصورتی پر بہت زیادہ تباہ کن اثر ڈالتی ہے۔ دورانِ خون
تیز ہو جانے کی صورت میں جلد کو ضرورت سے زیادہ غذائیت ملتی ہے، جس کی وجہ سے چکنائی
کے غدود کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے، اس لیے بشرہ کی جلد موٹی، کھردری اور چکنی ہو جاتی ہے
اور مسامات نمایاں ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں آنکھیں اپنی قدرتی چمک کھو کر گدلی اور
دھندلی سی بن جاتی ہیں۔ [2]

اندازہ فرمائیے کہ یہ ام الخبائث کتنی بیماریوں کی جڑ ہے۔ علاوہ ازیں شراب عقل کو
فاسد، ذہن کو مختل، احساسات کو گرم اور اچھے بھلے انسان کو بدحواس کر دیتی ہے۔ آدمی
کی سوچ ختم ہو جاتی ہے، اس پر ایک ہیجانی کیفیت مسلط ہو جاتی ہے اور وہ منہ سے
اول فول بکتا ہے، جو بات کہنے کی نہیں ہوتی، وہ بھی کہہ دیتا ہے، ایسے حال میں وہ نہ تو فرق
مراتب کا لحاظ رکھتا ہے، نہ راز کو راز رکھ سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب حالتِ نشہ میں ہو فر

---

[1] مخزن الحکمت [2] کتاب المفردات، خواص الادویہ

Marfat.com

حواس ہی بحال نہ ہوں، تو اچھے بُرے کی یا ماں بہن کی تمیز کیا رہے گی ؟

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

حُرمتِ خنزیر دینی نقطۂ نظر سے

خنزیر دُنیا کے نجس ترین جانوروں میں سے سرِفہرست ہے۔ اس کی گندگی اور نجاست اس قدر شدید ہے کہ خالقِ کائنات جل شانہٗ نے اسے رجس اور فسق فرمایا قرآن پاک کی متعدد آیاتِ کریمہ میں اس خبیث جانور کے حرام ہونے کا ذکر آیا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ج (البقرہ : آیت ۱۷۳)

اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مُردار اور خون اور سؤر کا گوشت، اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو[1]

اس آیۂ کریمہ کے تحت حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

"خنزیر (سؤر) نجس العین ہے، اس کا گوشت، پوست، بال اور ناخن وغیرہ تمام اجزاء نجس اور حرام ہیں، کسی کو کام میں لانا جائز نہیں، چونکہ اُوپر[2] کھانے کا بیان ہو رہا ہے، اس لیے یہاں گوشت کے ذکر پر اکتفا فرمایا گیا۔"[3]

بہارِ شریعت میں ہے کہ اس کا ہر جُز حرام ہے اور یہ نجس العین ہے۔ خنزیر اور انسان کے سوا باقی حرام جانوروں کے چمڑے دباغت سے پاک ہوجاتے ہیں، لیکن ان دونوں کے نہیں۔ انسان کا شرف کی وجہ سے اور خنزیر کا نجس العین ہونے کی وجہ سے۔[4]

---

[1] کنزالایمان [2] یعنی آیت ۱۷۲ میں [3] خزائن العرفان [4] بہارِ شریعت جلد نمبر ۱۵

Marfat.com

تفسیر احمدی میں ہے: "مُردار جانور کا کھانا حرام ہے، مگر اس کا پکا ہوا چمڑا، اس کے بال، سینگ، ہڈی، پٹھے، سُم سے فائدہ اٹھانا جائز ہے" ـــ لیکن خنزیر کے بارہ میں ہے کہ اس کا کوئی جز بھی کام میں لانا جائز نہیں۔ لہ ارشادِ خداوندی ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ۔ (المائدۃ، آیت: ۳)

تم پر حرام ہے مُردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا ..... الخ ......

سُورۃ انعام پارہ ۸ میں ہے:

قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ٥ (الانعام: آیت ۱۴۶)

تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوتی ہے، کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام، مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا ہوا خون یا بد جانور کا گوشت، وہ نجاست ہے، یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا، تو جو ناچار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے، تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ لہ

اس جگہ آیۂ مبارکہ کے موضوع مضمون سے مطلوبہ حصہ ہی نقل کرنے کی بجائے پوری آیۂ مبارکہ اس لیے نقل کر دی گئی ہے تاکہ یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ بعض صورتوں میں بقدرِ ضرورت حرام کھانا بھی جائز ہے، جیسا کہ حالتِ اضطراری میں جان بچانے کے لیے اتنا

لہ خزائن العرفان پارہ نوم

کھانا یا پینا جائز ہوگا کہ جس سے جان بچ سکے۔ خزائن العرفان میں ہے:

"لیکن جب کھانے پینے کی کوئی حلال شئے میسر ہی نہ آئے اور بھوک و پیاس کی شدت سے جان پر بن جائے، اُس وقت جان بچانے کے لیے قدرِ ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو، یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے اور ضرورت اسی قدر کھانے سے رفع ہو جاتی ہے، جس سے خطرۂ جان جاتا رہے۔" [1]

تفسیر نعیمی میں ہے، فَمَنِ اضْطُرَّ یہ لفظ ضرٌّ سے بنا جس کے معنی ہیں تنگی اور "ضرورت" بھی اسی سے ہے۔ اس کا مصدر ہے "اضطرار" یعنی مجبور یا حاجتمند ہو جانا یا تنگی میں پھنس جانا۔ شرعاً اس کی تین صورتیں ہیں: (۱) بھوک یا پیاس سے جان نکل رہی ہو، کوئی حلال چیز موجود نہیں (۲) کوئی شخص حرام کھانے پر مجبور کر رہا ہے اور نہ کھانے پر قتل کیے ڈالتا ہے (۳) سخت بیمار کو قابل طبیب نے مشورہ دیا کہ تم بجز فلاں حرام دوا کے کسی چیز سے نہیں بچ سکتے۔ ان تینوں صورتوں میں حرام کا استعمال منع نہیں، پہلی دو میں تو واجب ہے کہ نہ کھائے گا، تو گنہگار مرے گا، دوا میں جائز، کیونکہ علاج کرنا ہی فرض نہیں، چہ جائیکہ حرام دوا سے کیونکہ دوا کا صحت دینا یقینی نہیں۔ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ۔ "باغی" یا تو بَغْیٌ سے بنا، یعنی خواہش یا بَغَاوَۃٌ سے یعنی زیادتی، یہاں دونوں درست ہیں، یعنی لذت کا خواہشمند نہ ہو، یا دوسرے بھوکے پر زیادتی نہ کرے کہ خود کھا جائے اور اسے مرنے دے (روح البیان)، عَادٍ۔ عَدْوٌ سے بنا (حد سے بڑھنا) یعنی حدِ ضرورت سے نہ بڑھے۔ اگر ایک لقمہ سے جان بچتی ہو تو دوسرا نہ کھائے۔ جو کوئی بصورتِ مجبوری حرام استعمال کرے، تو فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ اس پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ ضرورتیں حرام کو حلال کر دیتی ہیں اس لیے کہ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ غفور غفر سے بنا، جس کے معنی ہیں چھپانا، چھلکے کو اسی لیے غفر کہتے ہیں کہ اس سے گودا چھپا ہوتا ہے۔ رب بھی گناہوں کو چھپانے والا ہے، اسی لیے غفار ہے، یعنی اللہ تعالیٰ گناہ بخشنے والا مہربان ہے۔ [2]

---

[1] خزائن العرفان پارہ دوم [2] تفسیر نعیمی پارہ دوم

Marfat.com

حرمتِ خنزیر طبّی اور عقلی نقطۂ نظر سے

سُور انتہائی کمینہ اور خبیث جانور ہے، یہ کوڑیوں پر منہ مارتا پھرتا ہے، گندگی کھاتا ہے گندی عادات رکھتا ہے۔ شرم وحیا یا غیرت اس کے قریب بھی نہیں پھٹکی۔ راسخ العقیدہ مُسلمان کو اس کے نام ہی سے گھن آتی ہے۔ اس کا مزاج حد درجہ گرم اور اس کا خون جراثیم خبیثہ کا مخزن اور اس کا گوشت روحانی وجسمانی عوارض کا مجموعہ ہے۔ عیسائی اور سِکھ اسے شوق سے کھاتے ہیں[1] سوّر کے گوشت کے بارہ میں جدید ترین سائنسی تجربے حد درجہ عبرت انگیز ہیں، اس کا گوشت کھانے والوں کو خنازیر (SCROFULA) کدو دانہ (کرمِ شکم (TAPEWORM) وجع المفاصل ___ (ACUTE RHEUMAISM) اور فیل یا ان جیسے امراض ہو جاتے ہیں، چونکہ اس کا گوشت چربیلا، ردی الغذاء اور دیر ہضم ہوتا ہے، اس لیے تحقیق جدیدہ کے مطابق اس کے مسلسل استعمال سے امراضِ جلد، امراضِ جگر، آنتڑیوں کے امراض، معدہ کی خرابی، امراضِ قلب اور سرطان وغیرہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے گوشت سے پیدا ہونے والا ایک کیڑا جسے ڈاکٹری زبان میں "سولیم" کہتے ہیں، خون اور آنتڑیوں سے گزر کر دماغ میں پہنچ جاتا ہے جس کے نتیجہ میں مرگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی چربی کے استعمال سے خون میں "کولیسٹرول" بڑھ جاتے ہیں۔ جس سے شریانیں تنگ ہو جاتی ہیں اور خون کی گردش میں روکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے جس کا لازمی نتیجہ فالج کا اٹیک یا امراضِ قلب (DICEASES OF THE HERT) یعنی دل کا دورہ وغیرہ پڑ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ... کے گوشت میں "ٹری کائنی" ایک قسم کے نہایت باریک باریک کرم پائے جاتے ہیں، گوشت کے ساتھ وہ بھی جسمِ انسانی میں

---

[1] انگریزی میں اس خبیث جانور کے اُبلے ہوئے گوشت کو بیکن (BECON) مصالحہ دار بھنے ہوئے گوشت کو پارک (PORK) اور بغیر ... الجھے والے کو ہیم (HAM) کہتے ہیں

Marfat.com

چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایک مرض "ٹری کائی نوسس" ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی علامات ہیضہ یا زہر سنکھیے جیسی ہوتی ہیں۔ اگر یہ کیڑے عضلات میں چلے جائیں، تو اُن میں شدید درد ہونے لگتا ہے اور اکثر اوقات فالج ہو جاتا ہے اور جب ان کرموں میں زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے، تو مریض کی موت بہت حد تک یقینی ہو جاتی ہے۔ اس کا گوشت کھانے والوں کی جِلد پر نہایت باریک سے دانے نکل کر مستقل جِلدی مرض کا روپ دھار لیتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کئی قسم کے امراض اس خبیث جانور کے گوشت میں پائے جاتے ہیں۔

چونکہ یہ جانور پرلے درجے کا بے غیرت، بے شرم اور بے حیا ہوتا ہے، اس لیے اس جانور کا گوشت کھانے والے بھی اسی جانور کی طرح بے غیرت اور شرم و حیا سے عاری ہوتے ہیں۔ ہم مسلمان یہ دعویٰ "دیوانے کی بڑ" کے انداز میں نہیں کر رہے، بلکہ آئے دن اخبارات میں شائع ہونے والے مغربی تہذیب کے شاہکاروں کے حالات و واقعات ہمارے دعویٰ پر شاہد عدل ہیں، مثلاً امریکہ اور برطانیہ جیسے ظاہراً ترقی یافتہ ممالک فخر سے بتاتے ہیں کہ وہاں پیدا ہونے والے ہر تین بچوں میں سے ایک ناجائز ہوتا ہے اور شادی کے بغیر پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے[۱]، جبکہ سوئٹزرلینڈ کی حکومت نے دو قدم مزید آگے بڑھائے اور قانونی ماہرین کو قانون پر نظرِ ثانی کرنے کو کہا، جس میں طے پایا گیا کہ نہ صرف عام مردوں کو بازاری عورتوں کے ساتھ رہنے کی اجازت ہو، بلکہ اگر بہن بھائی آپس میں جنسی تعلقات قائم کرنا چاہیں، تو قانون "بے غیرتی" اُن کو تحفظ فراہم کرے گا، یعنی والدین چاہیں بھی تو منع نہیں کر سکتے[۲]۔ ادھر امریکہ کے شہر نشویلی میں ڈیٹی جیمز نامی شخص نے اپنی سگی ماں سے شادی رچالی[۳] اور اس پر کسی کو حیرت یا اعتراض نہ ہوا۔

---

[۱] ملاحظہ ہو، روزنامہ جنگ لاہور، ۲۵ اگست ۱۹۸۴ء [۲] نوائے وقت لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۸۱ء

[۳] روزنامہ جنگ لاہور، ۲ اکتوبر ۱۹۸۴۔ خیال رہے کہ یہ نظرِ ثانی شدہ ایڈیشن ہے، اس میں اختصار سے کام لیا گیا ہے، جبکہ پہلے ایڈیشن میں ان خبروں کے مکمل متن بھی درج تھے اور دیگر خبریں بھی۔

Marfat.com

ملاحظہ فرمایئے کہ بے غیرت جانور کا گوشت کھانے والی قوم کی غیرت کا جنازہ نکل گیا، نہ ماں دیکھتے ہیں نہ بہن، گویا شرم و حیا نام کی کوئی شے تہذیب مغرب کی دوکان پر نہیں۔

محترم قارئین! میں آپ کو یہی باور کروانا چاہتا ہوں کہ ابلیس لعین اور اُس کے چیلے چانٹے ایک سازش کے تحت آپ کے رُوحانی اقدار کے مضبوط قلعے میں شگاف ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں آپ کو اللہ رب العزت کی عظمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ بتاؤ ... اے غیور اہلِ ایمان بتاؤ ... کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی آل و اولاد بھی اسی کردار کی حامل ہو کہ جس کی ادنیٰ سی جھلک آپ مذکورہ بالا خبروں میں بھی ملاحظہ فرما چکے ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی آئندہ نسل اُسی ڈگر پر چلے کہ جس پر اہلِ مغرب گامزن ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو یا آپ کی اولاد کو دوزخ کے دھکتے ہوئے کوئلوں میں دفن کیا جائے۔ اگر آپ نہیں چاہتے اور یقیناً نہیں چاہتے تو خدارا حرام خوری سے خود بھی بچیں اور آل و اولاد کو بھی بچائیں، کیونکہ میرے آقا رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے ارشادِ گرامی کا مفہوم ہے" جسم کے جس حصّے نے حرام سے پرورش پائی وہ جہنم میں جلنے کے لائق ہے قابلِ جنت نہیں۔" جہنّم وہ جگہ ہے کہ جس کے تصوّر ہی سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جہنّم کی آگ تو آخر آگ ہے، وہاں جو خوراک ملے گی، اُس کے متعلق قرآن کریم میں ہے۔ مفہوم ترجمہ: "یقیناً جہنّم میں زقوم کا درخت گنہ گاروں کی خوراک ہوگا۔ یہ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا، یونہی وہ جہنمی کے پیٹ میں جائے گا، تو اُس کا پیٹ اِس طرح کھولنا شروع کر دے گا جیسا کہ سخت گرم پانی میں اُبال آتا ہے۔ پھر خُدا تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس جہنّمی کو پکڑو اور سختی کے ساتھ آگ میں گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ، پھر اس کے سر پر شدید جوش کھاتا ہوا گرم پانی ڈالو" (معاذ اللہ تعالیٰ) (الدخان آیات ۴۳ تا ۴۸) ایک روایت میں ہے کہ جب اہلِ دوزخ کو زقوم کھلایا جائے گا تو وہ گلے میں پھنس جائے گا (جس طرح کوئی شخص زندہ بچھو نگلنے کی کوشش کرے اور وہ اُس کے گلے میں چمٹ جائے اور ڈنگ پہ ڈنگ چلائے) تو وہ دوزخی شدتِ درد سے

Marfat.com

تڑپ اُٹھے گا اور پانی کے لیے چلائے گا اِس پر اُسے اہلِ جہنم کے زخموں کی پیپ اور خون پلایا جائے گا جو اس قدر شدید گرم ہو گا کہ جونہی منہ کے قریب کیا جائے گا اُس کی شدتِ حرارت سے مُنہ کی کھال اُدھڑ کر اس پیالے میں گر جائے گی"۔ سُورۃ کہف میں ہے مفہوم و ترجمہ:
"اور جب وہ پانی مانگیں گے تو اُن کو ایسا پانی دیا جائے گا کہ جیسا کھولتا ہوا پگھلا تانبا ہو، وہ اُن کے چہرے ہی بھُون کر رکھ دے گا"۔ (آیت ۲۹) سُورۃ محمد میں ہے مفہوم و ترجمہ:
اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو آنتڑیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا"۔ (آیت ۱۵)

حدیث پاک میں ہے کہ دوزخی کو پیپ (کچلہو) پلائی جائے گی۔ جب وہ مُنہ کے قریب آئے گی، تو بہت ناگواری محسوس ہوگی اور جب مزید قریب ہو گی، تو چہرہ اس سے بھُن جائے گا اور سَر کی کھال اُدھڑ کر اس میں گر پڑے گی اور جب وہ پیئے گا تو اُس کی آنتڑیاں کٹ کٹ کر (پاخانے کی راہ سے) نکل جائیں گی"۔ (مشکوٰۃ شریف) (استغفر اللہ تعالیٰ)

اندازہ فرمایئے کہ جس جہنم کے پانی کا یہ حال ہے، وہاں کی آگ کا عالم کیا ہو گا؟؟

اس کے برعکس جو رضائے خداوندی کا جویاں ہو، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم مانے، حرام خوری سے بچے، تقویٰ اختیار کرے، اُس کے لیے جنت ہے اور جنت وہ مقام ہے کہ دُنیا کی تمام نعمتیں اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ یہ کتنی بڑی نعمت ہے کہ وہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار بھی ہو گا اور قرب بھی میسر آئے گا نیز اہلِ جنت کے لیے ہر وہ شے ہو گی جس کی وہ تمنا کریں گے۔ قرآن پاک میں ہے مفہوم و ترجمہ، اور اس (جنت) میں (ہر وہ ہے) جس کو جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذت اور سُرور ملے اور (اے اہلِ ایمان) تم اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے" (زخرف، پارہ ۲۵، آیت ۷۱)

قرآن کریم کی متعدد آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ نبویہ کے مفہوم سے یہ بات عیاں ہے کہ جنت ہر قسم کے خوش ذائقہ اور خوش رنگ پھلوں اور دل آویز خوشبودار، خوشنما پھولوں سے لدا ہوا ایک ایسا باغ ہے کہ جس میں کبھی خزاں نہیں آتی، جس میں اہلِ ایمان کے لیے انتہائی

Marfat.com

خوبصورت، سونے چاندی اور موتی کے محلات بنائے گئے ہیں۔ جنت میں جا بجا دُودھ، شہد، ٹھنڈے اور میٹھے فرحت انگیز خوشبودار مشروبات کی نہریں رواں دواں ہیں، وہاں ایسے ایسے انواع و اقسام کے لذیذ اور پُر لطف کھانے کہ جن کو کسی نے چشمِ تصور میں بھی نہیں دیکھا وہ ہر وقت تازہ بہ تازہ اہلِ جنت کے لیے موجود ہیں۔ جنت میں مسہریاں اور تخت بچھے ہیں۔ اُن پر دبیز ریشم کے گدّے رکھے گئے ہیں، اُن پہ اہلِ ایمان تکیہ لگائے جنت کی نعمتوں سے لُطف اندوز ہو رہے ہوں گے، جبکہ جنت کے حُور و غلمان جو ایسے حسین و جمیل ہیں کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا، وہ اہلِ ایمان کی دل و جان سے خدمت کے لیے دست بستہ حکم کے منتظر تیار کھڑے ہوں گے۔ وہاں پہ نہ تو پیشاب کی حاجت ہوگی نہ ہی پاخانہ کی۔ نہ تو ناک کی رینٹھ ہوگی نہ ہی کان کا میل۔ نہ تو بغل وغیرہ سے بُو آئے گی نہ ہی گندہ دہنی، نہ تو جسم کی میل کچیل ہوگی، نہ ہی کپڑے کا پُرانا یا میلا ہونا، نہ تو کسی قسم کی بیماری ہوگی نہ ہی بڑھاپا نہ تو کسی قسم کی کوئی پریشانی ہوگی اور نہ ہی کبھی موت آئے گی۔ نہ تو وہاں لڑائی جھگڑا ہوگا نہ ہی فضول گوئی، بلکہ اللہ ربّ العزّت کے ارشادِ گرامی سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ کے مصداق ربِّ کریم رحمت ہی رحمت اور اُس کی طرف سے سلامتی ہی ہوگی۔ غرضیکہ جنت مقامِ رحمت و سکون اور دوزخ مقامِ وحشت و مصیبت ہے۔ اب آپ ہی فرمائیے کہ کیا حرام خوری سے اس دنیا کا عیش و آرام کہ جس کا بدلہ جہنم ہے، وہ بہتر ہے یا پھر حرام خوری اور گناہ سے بچنا (کہ دُنیا میں خواہ تکلیف ہی ہو مگر) بدلہ جنت کا آرام و سکون ہے، وہ بہتر ہے ——— انتخاب آپ خود فرمائیے!

اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ شانہٗ اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ رحمت کے تصدق ہم سب اہلِ ایمان کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ابلیس لعین کی مکروہ سازشوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین!

بندۂ ناچیز:
سید محمد سعید الحسن شاہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضروری گزارش

اس کتاب میں مندرجہ اشیاء کے بارہ میں تمام تر معلومات اُن اخبارات و رسائل کے حوالہ سے ہیں جن کا ذکر ساتھ ساتھ کر دیا گیا ہے تاہم اگر کوئی مینوفیکچر ادارہ (جو کہ ان اشیاء کو تیار کر رہا ہے کہ جن کا تذکرہ ہوا) اپنی طرف سے کوئی وضاحت کرنا چاہے تو آئندہ ایڈیشن میں انکی وضاحت کو شامل اشاعت کر دیا جائے گا۔ وضاحت ادارے کے لیٹر پیڈ پر مصدقہ ہونی چاہیئے یا کسی قومی اخبار میں وضاحت شائع کروا کر اخبار ارسال فرمائیں!

Marfat.com

سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب کی بعض دیگر تصنیفات

سیرت امام الانبیا :- (علیہ الصلواۃ والسلام) " قرآن کریم و بائیل کی روشنی میں " قرآن پاک، توراۃ، زبور، انجیل، صحائف انبیا، غیر مسلم مدبرین کی کتب اور خبارات و رسائل کے سینکڑوں حوالوں سے مزین ایک تحقیقی شاہکار، دیدہ زیب کتابت و طباعت مجلد صفحات ۴۶۴ (ہدیہ ۸۱ روپے)

رہبر زندگی مع طب نبوی :- (علیہ الصلواۃ والسلام) حضور ﷺ کی گھریلوں زندگی عادات و خصائل اور طب نبوی پر لکھی ہوئی ایک منفرد اور بے مثل کتاب، خوبصورت کتابت و طباعت مجلد، دلکش ٹائیٹل، صفحات ۲۷۲

اتحاد امت :- فرقہ واریت کے خلاف جہاد، صفحات ۴۸، عمدہ کتابت و طباعت ہدیہ ایک روپے ڈاک ٹکٹ

مفتاح الجنتہ :- نماز کے موضوع پر خوبصورت کتابچہ صفحات ۴۵ ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

انسان درندہ کیوں ؟ ملک میں بڑھتی ہوئی غارت گری، خون ریزی اور غنڈہ گردی کے خلاف حکم جہاد، صفحات ۱۶، ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

ابلتا لہو :- بھارت اور فلسطین کے مسلمان پر گزرنے والی قیامت صغری کی خونچکاں داستان کے چند اوراق صفحات ۲۴، ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

فضائل و مسائل ماہ صیام :- صفحات ۱۶ ہدیہ ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ مسائل قربانی :- صفحات ۱۶ ہدیہ صرف ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

سیکرٹری نسرو اشاعت :- ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر ب براستہ مانانوالہ ضلع فیصل آباد

ریاض الجنتہ :- بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود سلام پیش کرنے کے فضائل پر مشتمل مہکتے پھولوں کا حسین گلدستہ ۔ صفحات صرف پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں ۔

نوٹ :- ڈاک ٹکٹ خرچہ ڈاک کے لئے طلب کئے جاتے ہیں خود تشریف لانے والے احباب کو کتب مفت پیش کی جاتی ہیں ۔

سیکرٹری نشرو اشاعت : ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر ب براستہ مانانوالہ ضلع فیصل آباد

Marfat.com

سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب کی بعض دیگر تصنیفات

سیرت امام الانبیا :- (علیہ الصلوٰۃ والسلام) " قرآن کریم و بائیل کی روشنی میں " قرآن پاک ، تورات ، زبور ، انجیل ، صحائف انبیا ، غیر مسلم مدبرین کی کتب اور خبارات و رسائل کے سینکڑوں حوالوں سے مزین ایک تحقیقی شاہکار ، دیدہ زیب کتابت و طباعت مجلد صفحات ۴۶۴ (ہدیہ ۸۱ روپے)

رہبر زندگی مع طب نبوی :- (علیہ الصلوٰۃ والسلام) حضور ﷺ کی گھریلوں زندگی عادات و خصائل اور طب نبوی پر لکھی ہوئی ایک منفرد اور بے مثل کتاب ، خوبصورت کتابت و طباعت مجلد، دلکش ٹائیٹل ، صفحات ۲۷۲

اتحاد امت :- فرقہ واریت کے خلاف جہاد ، صفحات ۴۸ ، عمدہ کتابت و طباعت ہدیہ ایک روپے ڈاک ٹکٹ

مفتاح الجنتہ :- نماز کے موضوع پر خوبصورت کتابچہ صفحات ۲۵ ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

انسان درندہ کیوں ؟ ملک میں بڑھتی ہوئی غارت گری ، خون ریزی اور غنڈہ گردی کے خلاف حکم جہاد ، صفحات ۱۶ ، ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

ابلتا لہو :- بھارت اور فلسطین کے مسلمان پر گزرنے والی قیامت صغریٰ کی خونچکاں داستان کے چند اوراق صفحات ۲۴ ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

فضائل و مسائل ماہ صیام :- صفحات ۱۶ ہدیہ ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ مسائل قربانی :- صفحات ۱۶ ہدیہ صرف ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

سیکرٹری نشرو اشاعت :- ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر ب براستہ مانانوالہ ضلع فیصل آباد

ریاض الجنتہ :- بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود سلام پیش کرنے کے فضائل پر مشتمل مہکتے پھولوں کا حسین گلدستہ ۔ صفحات صرف پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں ۔

نوٹ :- ڈاک ٹکٹ خرچہ ڈاک کے لئے طلب کئے جاتے ہیں خود تشریف لانے والے احباب کو کتب مفت پیش کی جاتی ہیں ۔

سیکرٹری نشرو اشاعت : ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر ب براستہ مانانوالہ ضلع فیصل آباد

Marfat.com